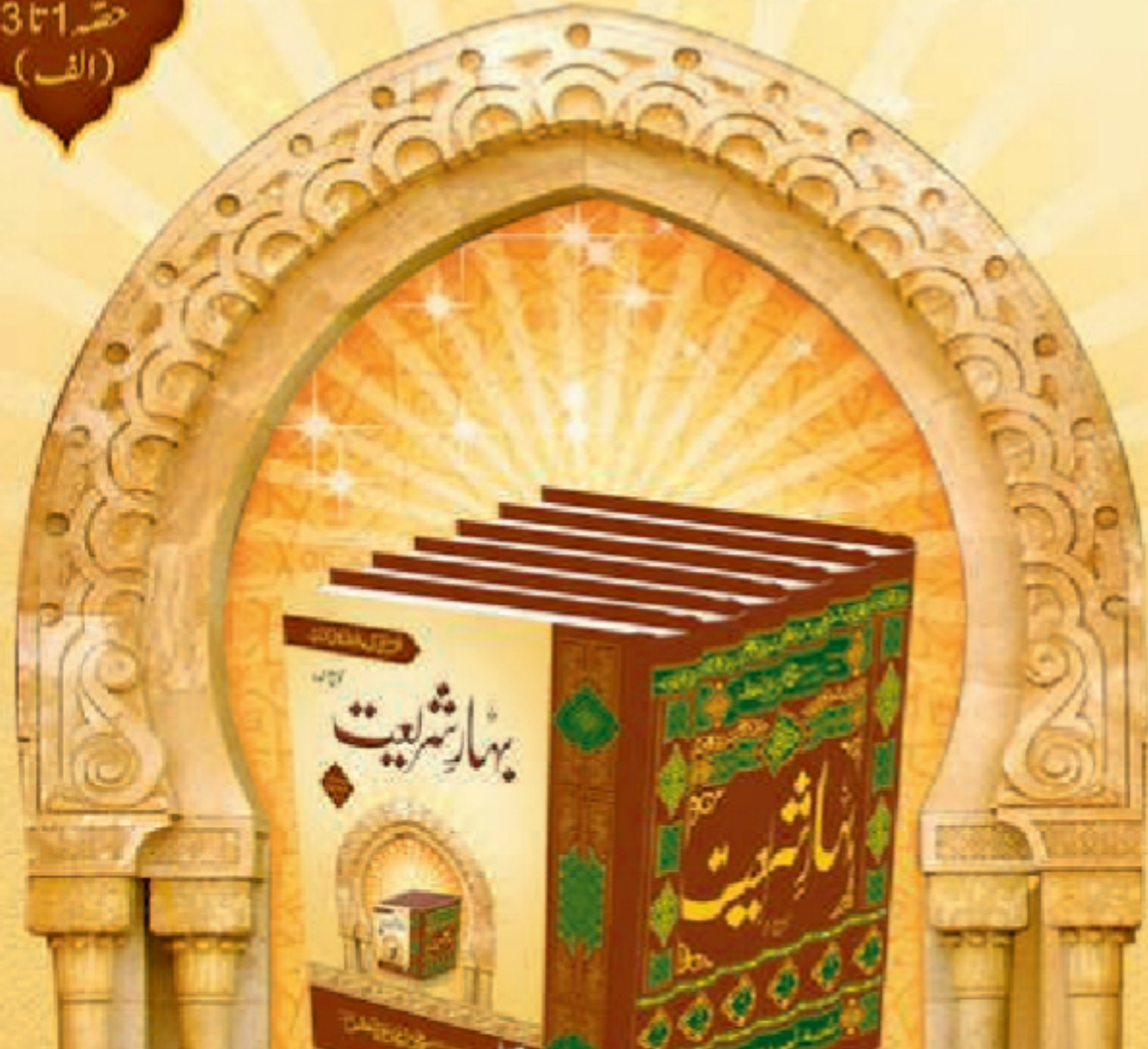
فقہِ حنفی کی عالِم بنانے والی کتاب

تخریج شدہ

بہارِ شریعت

جلد اوّل (1)
حصہ 1 تا 3
(الف)



صدر الشریعہ بدر الطریقہ
حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد امجد علی اعظمی
علیہ رحمۃ اللہ القوی

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ تخریج

نام کتاب : بہارِ شریعت (مکمل چھ جلدیں)
مصنف : صدرالشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی
ترتیب، تسہیل و تخریج : **مجلس المدینۃ العلمیۃ** (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ تخریج)
طباعتِ اوّل : ۲۵ جمادی الاخری ۱۴۲۹ھ، مطابق 30 جون 2008ء
طباعتِ پنجم : جمادی الاخری ۱۴۳۳ھ، مطابق مئی 2012ء تعداد 10000
ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران
پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- **کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311
- **لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679
- **سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625
- **کشمیر** : چوک شہیداں، میرپور فون: 058274-37212
- **حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون: 022-2620122
- **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون: 061-4511192
- **اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- **راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون: 051-5553765
- **خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ فون: 068-5571686
- **نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون: 0244-4362145
- **سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ فون: 071-5619195
- **گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ فون: 055-4225653
- **پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

آواز کبھی بلند نہ کرنا، کہ عمر بھر کا سارا کیا دھرا اکارت جائے [1] اور محبت کی یہ نشانی بھی ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کے اقوال وافعال واحوال لوگوں سے دریافت کرے اور اُن کی پیروی کرے۔ [2]

عقیدہ ۴۹ حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کے کسی قول وفعل وعمل وحالت کو جو بہ نظرِ حقارت دیکھے کافر ہے۔ [3]

عقیدہ ۵۰ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، اللہ عزوجل کے نائبِ مطلق ہیں [4]، تمام جہان حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم)

---

1 ...... ﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴾ پ٢٦، الحجرات: ٢.

2 ...... في "الشفا"، فصل في علامة محبته صلى الله عليه وسلم، ج٢، ص٢٤: (اعلم أنّ من أحب شيئاً آثره وآثر موافقته وإلّا لم يكن صادقا في حبه وكان مدعيا فالصادق في حب النبي صلى الله عليه وسلم من تظهر علامة ذلك عليه، وأوّلها: الاقتداء به واستعمال سنته واتباع أقواله وأفعاله وامتثال أوامره واجتناب نواهيه والتأدب بآدابه في عسره ويسره ومنشطه ومكرهه وشاهد هذا قوله تعالى: ﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ﴾).

3 ...... في "الفتاوى قاضي خان"، كتاب السير، ج٤، ص٤٦٨: (إذا عاب الرجل النبي عليه السلام في شيء كان كافراً).

وفي "حاشية الصاوي"، ج٤، ص١٤٢١.

4 ...... في "أشعة اللمعات"، ج٤، ص٣١٥: (وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ مطلق ونائب کل جناب اقدس است مے کند ومے دہد ہر چہ خواہد باذنِ وے۔

یعنی: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالی کے خلیفہ مطلق اور نائب کل ہیں جو چاہیں کرتے ہیں اور جو چاہیں عطا فرماتے ہیں۔

ﮯ فإنّ من جودك الدنيا وضرتها ... ومن علومك علم اللوح والقلم).

یعنی: یارسول اللہ! دنیا اور آخرت کی ہر نعمت آپ کے جود لامحدود سے کچھ حصہ ہے اور آپ کے علوم کثیرہ سے لوح وقلم کا علم بعض حصہ ہے۔

في "الفتاوى الرضوية"، ج١٥، ص٢٨٧: "حضور تمام ملک وملکوت پر اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں جن کو رب عزوجل نے اپنے اسماء وصفات کے اسرار کا خلعت پہنایا اور ہر مفرد ومرکب میں تصرف کا اختیار دیا ہے، دولھا بادشاہ کی شان دکھاتا ہے، اس کا حکم برات میں نافذ ہوتا ہے، سب اس کی خدمت کرتے ہیں اور اپنے کام چھوڑ کر اس کے کام میں لگے ہوتے جس بات کو اس کا جی چاہے موجود کی جاتی ہے، چین میں ہوتا ہے، سب براتی اس کی خدمت میں اور اس کے طفیل میں کھانا پاتے ہیں، یوہیں مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عالم میں بادشاہ حقیقی عزوجل کی شان دکھاتے ہیں، تمام جہاں میں ان کا حکم نافذ ہے، سب ان کے خدمت گار وزیر فرمان ہیں، جو وہ چاہتے ہیں اللہ عزوجل موجود کر دیتا ہے ((ما أرى ربك إلّا يسارع في هواك))، "صحیح بخاری" کی حدیث ہے کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالای علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں: "میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں شتابی فرماتا ہے"۔ تمام جہاں حضور کے صدقہ میں حضور کا دیا کھاتا ہے

کے تحتِ تصرّف [1] کردیا گیا [2]، جو چاہیں کریں، جسے جو چاہیں دیں، جس سے جو چاہیں واپس لیں [3]، تمام جہان میں اُن کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں [4]، تمام جہان اُن کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں [5]، تمام آدمیوں کے

کہ ((إنّما أنا قاسم واللّٰه المعطي))، ''صحیح بخاری'' کی حدیث ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ہر نعمت کا دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں ہوں''۔ یوں تشبیہ کامل ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سلطنتِ الٰہی کے دولھا ٹھہرے، والحمد للہ رب العالمین''۔

1 ...... اختیار میں، زیرِ حکم۔

2 ...... في "أشعة اللمعات"، ج ۱، ص ۴۳۲: تصرف وقدرت سلطنت وے صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ براں بود وملك وملكوت جن وانس وتمامه عوالم بتقدير وتصرف الهى عزو علا در حيطئه قدرت و تصرف وے بود۔

یعنی: حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا تصرف اور آپ کی قدرت اور سلطنت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت اور قدرت سے زیادہ تھی، ملک وملکوت جن اور انسان اور سارے جہان اللہ تعالی کے تابع کر دینے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصرف اور قدرت کے احاطے میں تھے (اور ہیں)۔

في "جواهر البحار"، ج۳، ص ۶۰: (إن اللّٰه تعالى اتخذ خليفته في الأكوان منه (أي: من جنس الإنسان وهو الفرد الجامع المحيط بالعالم كله، والعالم كله في قبضته وتحت حكمه وتصرفه يفعل فيه كل ما يريد بلا منازع ولا مدافع وقصارى أمره أنه كان حيثما كان الرب إلهاً كان هو خليفته فلا خروج لشيء من الأكوان عن ألوهية اللّٰه تعالى كذلك لا خروج لشيء من الأكوان عن سلطنة هذا الفرد الجامع يتصرف في المملكة بإذن مستخلفه).

3 ...... في "الجوهر المنظم"، ص ۴۲: (أنّه صلى اللّٰه عليه وسلم خليفة اللّٰه الذي جعل خزائن كرمه وموائد نعمه طوع يديه وتحت إرادته يعطي منهما من يشاء ويمنع من يشاء)، ملخصاً.

4 ...... في "المواهب"، ج ۱، ص ۲۸۔۲۹:

(ألا! بأبي من كان ملكاً وسيداً وآدم بين الماء والطين واقف

إذا رام أمراً لا يكون خلافه وليس لذلك الأمر في الكون صارف).

5 ...... في "نسيم الرياض"، القسم الأول في تعظيم العلي الأعلى لقدر النبي، ج ۲، ص ۲۸۱: (فمعنى نبيّنا الآمر إلى آخره: أنّه لا حاكم سواه، فهو حاكم غير محكوم، فإذا قال في أمر: لا، أو نعم، وهو لا يقول إلّا صواباً موافقاً لرضى اللّٰه، فحينئذ لا يخالفه إلّا بقسر قاسر، وليس غيره حاكم يمنعه عما حكم به ويرد أحكامه، فهو أصدق القائلين فيما يقوله).

و"الفتاوى الرضوية"، ج ۳۰، ص ۵۶۵۔

مالک ہیں [1]، جو اُنھیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سنّت [2] سے محروم رہے [3]، تمام زمین اُن کی مِلک ہے [4]، تمام جنت اُن

1...... حدثني الأعشى المازني قال: ((أتيت النبي صلى الله عليه وسلم، فأنشدته: يا مالك الناس وديان العرب...إلخ)).
"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، الحديث: ٦٩٠٢، ج٢، ص٦٤٤.
ترجمہ: اَعشی مازنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی پاک صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے شعر پڑھا: اے تمام آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے جزا وسزا دینے والے۔
اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عظیم المرتبت مجدد دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاوی رضویہ'' شریف میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ: ''یہ حدیث جلیل اتنے آئمہ کبار نے باسانیدِ متعددہ روایت کی اور طریقِ اخیر میں یہ لفظ ہیں کہ: اَعشی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی پناہ لی اور عرض کی کہ: اے مالکِ آدمیاں، واے جزا وسزا دہ عرب صلَّی اللہ تعالٰی علیک وبارک وسلَّم۔
"الفتاوى الرضوية"، ج٣٠، ص٤٤٧.

2...... سنّت کی لذت ومٹھاس۔

3...... في "الشفا"، الباب الثاني في لزوم محبته صلى الله تعالى عليه وسلم، ج٢، ص١٩: (قال سهل: من لم ير ولاية الرسول عليه في جميع الأحوال وير نفسه في ملكه صلى الله تعالى عليه وسلم لا يذوق حلاوة سنته؛ لأنّ النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من نفسه)) الحديث). "الفتاوى الرضوية"، ج٣٠، ص٤٢٥.

4...... قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((واعلموا أنّ الأرض لله ورسوله)). "صحيح البخاري"، كتاب الجزية والموادعة، باب إخراج اليهود من جزيرة العرب، الحديث: ٣١٦٧، ج٢، ص٢٥٦.
عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((موتان الأرض لله ولرسوله)). "السنن الكبرى"، للبيهقي، كتاب إحياء الموات، باب من أحيا أرضاً ميتة ليست لأحد، الحديث: ١١٧٨٦، ج٦، ص٢٣٧.
عن ابن عباس قال: ((إنّ عادي الأرض لله ولرسوله)). "السنن الكبرى"، للبيهقي، كتاب إحياء الموات، باب من أحيا أرضاً ميتة ليست لأحد، الحديث: ١١٧٨٥، ج٦، ص٢٣٧.
اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عظیم المرتبت مجدد دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاوی رضویہ'' شریف میں ان احادیث کے تحت فرماتے ہیں کہ: ''میں کہتا ہوں بَن (جہاں کثرت سے درخت ہوں) جنگل، پہاڑوں اور شہروں کی ملک افتادہ زمینوں کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ اُن پر ظاہری مِلک بھی کسی کی نہیں یہ ہر طرح خالص مِلکِ خدا ورسول ہیں جل جلالہ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم، ورنہ محلوں، احاطوں، گھروں، مکانوں کی زمینیں بھی سب اللہ ورسول کی مِلک ہیں اگرچہ ظاہری نام مَن وتُو کا لگا ہوا ہے۔ ''زبور شریف'' سے رب العزت کا کلام سن ہی چکے: ''کہ احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا''، صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم۔ تو یہ تخصیص مکانی ایسی ہے جیسے آیہ کریمہ ﴿ وَالْاَمْرُ یَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ ﴾ میں تخصیص زمانی کہ حکم اس دن اللہ کے لئے ہے، حالانکہ ہمیشہ اللہ ہی کا ہے، مگر وہ دن روز ظہور بحقیقت وانقطاعِ ادّعا ہے لاجرم صحیح بخاری شریف کی حدیث نے ساری زمین بلا تخصیص اللہ ورسول کی ملک بتائی وہ کہاں؟ وہ اسی حدیث آئندہ میں، فرماتے ہیں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم: ((اعلموا أنّ الأرض لله ولرسوله)). یعنی یقین جان لو کہ زمین کے مالک اللہ ورسول ہیں۔ "الفتاوى الرضوية"، ج٣٠، ص٤٤٥.

کی جاگیر ہے (1)، ملکوت السمٰوات والارض حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زیرِ فرمان (2)، جنت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں

1...... حدثني ربيعة بن كعب الأسلمي قال: كنت أبيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأتيه بوضوئه وحاجته، فقال لي: ((سل)) فقلت: أسألك مرافقتك في الجنة، قال: ((أو غير ذلك؟)) قلت: هو ذاك، قال: ((فأعني على نفسك بكثرة السجود)).

"صحيح مسلم"، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، الحديث: ٤٨٩، ص٢٥٣.

وفي "المرقاة"، كتاب الصلاة، الحديث: ٨٩٦، ج٢، ص٦١٥، تحت لفظ "سل": (أي: اطلب مني حاجة، وقال ابن حجر: أتحفك بها في مقابلة خدمتك لي، لأنّ هذا هو شأن الكرام، ولا أكرم منه ﷺ، ويؤخذ من إطلاقه عليه السلام الأمر بالسؤال أنّ الله تعالى مكنه من إعطاء كل ما أراد من خزائن الحق، ومن ثم عدّ أئمتنا من خصائصه عليه السلام أنّه يخص من شاء بما شاء..... وذكر ابن سبع في خصائصه وغيره: أنّ الله تعالى أقطعه أرض الجنة يعطي منها ما شاء لمن يشاء)، ملتقطا.

وانظر "الفتاوى الرضوية"، ج٢١، ص٣١٠.

وفي "أنخبار الأخيار"، ص٢١٦: (﴿ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴾ [پ١٦، مريم: ٦٣] أي: نورث تلك الجنة محمداً صلى الله عليه وسلم فيعطي من يشاء ويمنع عمن يشاء، وهو السلطان في الدنيا والآخرة، فله الدنيا وله الجنة وله المشاهدات صلى الله عليه وسلم).

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عظیم المرتبت مجدد دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاوی رضویہ'' شریف میں فرماتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کی عطا سے مالک جنت ہیں، معطی جنت ہیں، جسے چاہے عطا فرمائیں، امام حجۃ الاسلام غزالی پھر امام احمد قسطلانی ''مواہب لدنیہ'' پھر علامہ محمد زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: (إن الله تعالى ملّكه الأرض كلها وأنّه صلى الله تعالى عليه وسلم كان يقطع أرض الجنة ما شاء منها لمن شاء فأرض الدنيا أولى). اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کی تمام زمینوں کا حضور کو مالک کر دیا ہے، حضور جنت کی زمین میں سے جتنی چاہیں جسے چاہیں جاگیر بخشیں تو دنیا کی زمین کا کیا ذکر!''۔

"الفتاوى الرضوية"، ج١٤، ص٦٦٧.

2...... اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عظیم المرتبت مجدد دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاوی رضویہ'' شریف میں بحوالہ ''معجم اوسط'' للطبرانی بسند حسن سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: (إنّ النبي صلى الله تعالى عليه وسلم أمر الشمس فتأخرت ساعة من نهار). سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آفتاب کو حکم دیا کہ کچھ دیر چلنے سے باز رہ، وہ فوراً ٹھہر گیا۔

اقول: اس حدیثِ حسن کا واقعہ اس حدیث صحیح کے واقعہ عظیمہ سے جدا ہے جس میں ڈوبا ہوا سورج حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے لیے پلٹا ہے یہاں تک کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نمازِ عصر کہ خدمت گزاریٔ محبوبِ باری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قضا ہوئی تھی ادا فرمائی۔ امام اجل طحاوی وغیرہ اکابر نے اس حدیث کی تصحیح کی۔ الحمد للہ اسے خلافت رب العزت کہتے ہیں کہ ملکوت السمٰوٰت والارض میں ان کا حکم جاری ہے تمام مخلوق الٰہی کو ان کیلئے حکم اطاعت وفرمانبرداری ہے۔ وہ خدا کے ہیں اور جو کچھ خدا کا ہے سب ان کا ہے، وہ محبوب اجل واکرم

دیدی گئیں[1]، رزق وخیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں[2]، دنیا وآخرت حضور

وخلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دودھ پیتے تھے گہوارہ میں چاند ان کی غلامی بجالاتا، جدھر اشارہ فرماتے اسی طرف جھک جاتا۔ حدیث میں ہے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم مکرم سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور سے عرض کی: مجھے اسلام پر باعث حضور کے ایک معجزے کا دیکھنا ہوا، "رأيتك في المهد تناغي القمر وتشير إليه بأصبعك فحيث أشرت إليه مَالَ"۔ میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے جس طرف انگشت مبارک سے اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إني كنت أحدثه، ويحدثني ويلهيني عن البكاء وأسمع وجبته حين يسجد تحت العرش)) . ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا اور مجھے رونے سے بہلاتا، میں اس کے گرنے کا دھماکہ سنتا تھا جب وہ زیرِ عرش سجدے میں گرتا۔

امام شیخ الاسلام صابونی فرماتے ہیں: "في المعجزات حسن" یہ حدیث معجزات میں حسن ہے۔

جب دودھ پیتوں کی یہ حکومت قاہرہ ہے تو اب کہ خلافۃ الکبریٰ کا ظہور عین شباب پر ہے آفتاب کی کیا جان کہ ان کے حکم سے سرتابی کرے... إلخ). "الفتاوى الرضوية"، ج۳۰، ص۴۸۵-۴۸۸.

1 ...... في "الفتاوى الرضوية"، ج۳۰، ص۴۳۱-۴۳۳: (ينصب إلي يوم القيامة منبر على الصراط وذكر الحديث (إلى أن قال:) ثم يأتي ملك فيقف على أول مرقاةٍ من منبري فينادي معاشر المسلمين: من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فأنا مالك خازن النار إنّ الله أمرني أن أدفع مفاتيح جهنم إلى محمد وإنّ محمداً أمرني أن أدفع إلى أبي بكر، هاه اشهدوا هاه اشهدوا، ثم يقف ملك آخر على ثاني مرقاةٍ من منبري فينادي معاشرالمسلمين: من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فأنا رضوان خازن الجنان إنّ الله أمرني أن أدفع مفاتيح الجنة إلى محمد وإنّ محمدا أمرني أن أدفعها إلى أبي بكرٍ، هاه اشهدوا هاه اشهدوا، الحديث . أورده العلامة إبراهيم بن عبد الله المدني الشافعي في الباب السابع من كتاب التحقيق في فضل الصديق من كتابه "الاكتفاء في فضل الأربعة الخلفاء").

2 ...... في "المواهب اللدنية"، الفصل الثاني، أعطي مفاتيح الخزائن، ج۲، ص۲۷۸: (أنّه أعطي مفاتيح الخزائن، قال بعضهم: وهي خزائن أجناس العالم ليخرج لهم بقدر ما يطلبونه لذواتهم، فكلّ ما ظهر من رزق العالم فإنّ الاسم الإلهي لا يعطيه إلّا عن محمد ﷺ الذي بيده المفاتيح، كما اختص تعالى بمفاتيح الغيب فلا يعلمها إلّا هو، وأعطى هذا السيد الكريم منزلة الاختصاص بإعطائه مفاتيح الخزائن).

وفي "جواهر البحار"، ج۳، ص۳۷: (فتح الله به على عباده أنواع الخيرات وأبواب السعادات الدنيوية والأخروية، فكل الأرزاق من كفه ﷺ).

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی عطا کا ایک حصہ ہے [1]، احکامِ تشریعیہ [2] حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے قبضہ میں کر دیے گئے، کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں [3] اور جو فرض..........

---

1 ...... (فإنّ من جودك الدنيا وضرتها ومن علومك علم اللوح والقلم).

"الكواكب الدرية في مدح خير البرية" (قصيدة بردہ) الفصل العاشر، ص ٥٩.

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عظیم المرتبت مجددِ دین وملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن "فتاوی رضویہ" شریف میں فرماتے ہیں کہ: "یہ شعر قصیدہ بردہ شریف کا ہے جس میں سیدی امام اجل محمد بوصیری قدس سرہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں: "یارسول اللہ! دنیا وآخرت دونوں حضور کے خوانِ جود وکرم سے ایک حصہ ہیں اور لوح وقلم کے تمام علوم جن میں ما کان وما یکون جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامِ قیامت تک ہونے والا ہے ذرہ ذرہ بالتفصیل مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک پارہ ہیں"۔

"الفتاوى الرضوية"، ج ٣٠، ص ٤٩٥.

2 ...... احکام کے حلال وحرام کرنے کے اختیارات۔

3 ...... ﴿ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ﴾ پ٩، الأعراف: ١٥٧.

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم يوم افتتح مكة: ((لا هجرة ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا، فإنّ هذا بلد حرمه الله يوم خلق السموات والأرض، وهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيامة، وإنّه لم يحلّ القتال فيه لأحد قبلي ولم يحلّ لي إلاّ ساعة من نهار، فهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيامة لا يعضد شوكه ولا ينفر صيده ولا يلتقط لقطته إلاّ من عرّفها ولا يختلى خلاها))، قال العباس: يا رسول الله إلاّ الإذخر فإنّه لقينهم ولبيوتهم، قال: ((إلاّ الإذخر)).

"صحيح البخاري"، كتاب جزاء الصيد، باب لا يحل القتال بمكة، الحديث: ١٨٣٤، ج ١، ص ٦٠٦.

في "أشعة اللمعات"، كتاب المناسك، باب حرم مكة، ج ٢، ص ٤٠٨، تحت لفظ: ((إلاّ الإذخر)): (مگر اذخر كه رد است قطع كردن. ودر مذهب بعضے آنست كه احكام مفوض بود بوے صلى الله عليه وسلم هر چه خواهد وبر هر كه خواهد حلال وحرام گرداند وبعضے گويند باجتهاد گفت. واول اصح واظهر ست والله اعلم).

یعنی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "إلاّ الإذخر" فرماتے ہوئے اس گھاس کے کاٹنے کی اجازت دے دی بعض علماء کا مذہب یہ ہے کہ شرع کے احکام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دیے گئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو چاہتے ہیں جس کے لئے چاہتے ہیں کوئی چیز حلال فرما دیتے ہیں اور حرام کر دیتے ہیں۔ بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اس گھاس کے کاٹنے کی اجازت اپنے اجتہاد سے دی مگر پہلا مذہب صحیح تر اور ظاہر تر ہے۔ =

چاہیں معاف فرما دیں۔ [1]